جہات

مسئلہ کشمیر۔اقوام عالم کی سرد مہری اور ہماری ذمہ داری

پاکستان کے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے موجودہ دنیا کے سب سے بڑے پلیٹ فارم اقوام متحدہ کے زیر اہتمام حالیہ ملینیم کانفرنس میں ۶ ستمبر کو اپنی پانچ منٹ کی تقریر میں دیگر باتوں کے علاوہ کوئی ڈیڑھ سو کے قریب عالمی سربراہوں کی توجہ مسئلہ کشمیر کی طرف مبذول کراتے اور عالمی ضمیر کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا ہے :

"۰۰۰۰مسئلہ کشمیر گزشتہ ۵۲ سال سے ان کی توجہ کا منتظر ہے۔ اہل کشمیر انصاف سے ابھی تک محروم ہیں۔ یہ ناانصافی چار جنگوں کا باعث بن چکی ہے۔۰۰۰۰کشمیر تصادم کا سبب ہے اور یہ مسئلہ حل کیا جانا ضروری ہے۔ وادی کے دس ملین افراد کو ان کے بنیادی حق، حق خودارادیت سے محروم نہیں رکھا جاسکتا۔ بدترین مظالم اور سات لاکھ مسلح افواج کے جبرو تشدد کے نتیجے میں ستر ہزار افراد کے بہیمانہ قتل نے کشمیریوں کے حوصلے اور بلند کر دیے ہیں۔ وہ اقوام متحدہ کا ان سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اگر مشرقی تیمور کو آزادی کا حق دیا جاسکتا ہے تو یہ حق کشمیری عوام کو کیوں نہیں دیا جاسکتا؟" (روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۷ ستمبر ۲۰۰۰ء)

چیف ایگزیکٹو نے پاکستانی قوم کے جذبات و احساسات کی ترجمانی کرتے ہوئے اور اپنا فرض منصبی ادا کرتے ہوئے اقوام عالم کے اس سب سے بڑے فورم پر مسئلہ کشمیر سے تغافل برتنے، بھارت کو اس خطے پر ناجائز قبضہ برقرار رکھنے، کشمیری عوام کے حق خودارادیت کو گولی اور بارود سے کچلنے اور ظلم و تشدد کا بازار گرم رکھنے پر دانستہ چشم پوشی کرنے پر حق و انصاف کا مطالبہ پہلی مرتبہ نہیں کیا۔ حکومت پاکستان کی طرف سے اسی پلیٹ فارم پر یہ آوازِ حق متعدد بار اٹھائی جا چکی ہے۔ لیکن اس مسئلے میں اقوام متحدہ کا معاملہ ۔۔۔۔۔۔ "زمیں جنبد نہ جنبد گل محمد" والا ہی رہا ہے۔ لطف کی بات اور ناانصافی کی حد یہ ہے کہ کشمیر میں استصواب رائے کرانے کی قرار دادیں اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم پر ہی منظوری کی گئی تھیں۔ ان قراردادوں پر جن میں پاکستان ایک فریق تھا، عمل در آمد کیلئے بھارت کے وزیراعظم جواہر لعل نہرو نے دستخط کیے تھے۔ مگر بعد میں اپنی استبدادی سوچ اور ہندوانہ ذہنیت کے باعث عام انسانی اخلاق اور بین الاقوامی تقاضوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے یہی نہرو

کشمیریوں کے استصواب رائے کرانے کے وعدے سے منحرف ہو گیا۔ نہرو کے بعد بھارت میں اب تک جتنے وزرائے اعظم آئے‘ سب اس انحراف پر نہ صرف بڑی ڈھٹائی اور دھڑلے سے قائم ہیں بلکہ کشمیر کے بھارت کا ”اٹوٹ انگ“ ہونے کا راگ بھی مسلسل الاپتے آ رہے ہیں لیکن اقوام متحدہ کو آج تک اپنی قراردادوں پر بھارت سے عملدرآمد کرانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی اور نہ ہی امریکہ کو جو بزعم خویش اس وقت دنیا کی واحد سپر پار ہے اور حقوق انسانی کا بڑا علمبردار ہے‘ سوائے زبانی جمع خرچ کے کبھی کشمیریوں کے حقوق کا خیال آیا ہے۔ جس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ امریکی صدر بل کلنٹن نے اس کانفرنس میں اپنی افتتاحی تقریر کے دوران مسئلہ کشمیر کا ذکر تک نہیں کیا۔ حالانکہ یہ وہی بل کلنٹن ہیں جنہوں نے کارگل کے محاذ سے مجاہدین کی واپسی کے معاہدہ ”معاہدہ واشنگٹن“ پر سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف سے دستخط کراتے وقت یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ مسئلہ کشمیر کے حل میں ذاتی دلچسپی لیں گے۔ اور میاں صاحب موصوف اور ان کی حکومت نے اس وعدہ کو بہت بڑی کامیابی قرار دیا تھا کہ گویا انہوں نے دنیا کی واحد سپر پاور کے سربراہ سے ”ذاتی وعدہ“ لے کر کشمیر ”فتح“ کر لیا ہے۔ پھر آنموصوف امسال مارچ میں جنوبی ایشیا کے دورے پر آئے تو بھی انہوں نے اس سلگتے ہوئے علاقائی بلکہ عالمی مسئلہ کے حل کیلئے کوئی قابل ذکر قدم نہ اٹھایا۔

اقوام متحدہ کی اس ملینیم کانفرنس کے موقعہ پر پاکستانی چیف ایگزیکٹو کے برعکس امریکی صدر کی طرف سے بھارتی وزیر اعظم واجپائی کی غیر معمولی آؤبھگت راستقبالیے‘ پھر اقوام متحدہ کے عالمی فورم پر واجپائی کے پاکستان پر ”سرحد پار دہشت گردی“ جیسے بے بنیاد الزامات اور اقوام عالم کی سرد مہری اور تجاہل عارفانہ کے بعد اب ہمیں یہ حقیقت تسلیم کر لینی چاہیے کہ امریکہ جانبدار ہو چکا ہے اور چیف ایگزیکٹو کے الفاظ میں ”امریکہ بھارت سے پینگیں بڑھا رہا ہے“ مغربی بلاک جو ”انسانی حقوق“ کا بڑا علمبردار اور دعویدار بنتا ہے‘ بالکل بے حس ہو چکا ہے‘ اقوام متحدہ ویٹو کی حامل بڑی طاقتوں خصوصاً امریکہ کی طفیلی اور ذیلی ادارہ بن چکی ہے۔ مسلمان ممالک کے سربراہان اسلامی اخوت کے ایمانی جذبے سے عاری ہو کر ذاتی سیاسی‘ مالی اور علاقائی مفادات کا شکار ہو چکے ہیں اور ادھر بزعم خویش ”جمہوریت“ کا چیمپئن بھارت کشمیر میں کھلم کھلا جارحیت پر اتر آیا ہے تو اب پاکستان کو بھی اپنی مذاکرات کی رٹ والی پالیسی پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ مذاکرات سے اس مسئلے نے حل ہونا ہوتا تو کب کا ہو چکا ہوتا۔ پاکستان کی موجودہ حکومت کی طرف سے بار بار مذاکرات کے باوجود ”غیر جمہوری حکومت“ کی وجہ سے بھارت کا مذاکرات کی میز پر نہ آنا محض عذر لنگ

ہے۔ آخر جمہوری حکومتوں سے بھی تو اس کے مسئلہ ہذا پر خارجہ سیکرٹریوں' وزیروں حتیٰ کہ سربراہوں کی سطح پر کتنی دفعہ مذاکرات ہو چکے ہیں۔ عام سی بات ہے جب ایک فریق کی نیت میں ہی فتور ہو اور وہ کسی طرح ایک مسئلے کو حل نہ کرنا چاہتا ہو تو پھر اس کو آسانی سے نہیں سلجھایا جا سکتا۔

اصل یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر اب ایک "ٹیڑھی کھیر" بن چکا ہے جسے سیدھی انگلیوں سے نکالنا بہت مشکل ہے۔ پاکستان کو "جس وقت' جس جگہ اور جس سطح" پر مذاکرات کی بار بار دعوت دے کر اپنی پوزیشن کمزور نہ کرنا چاہیئے۔ پاکستان بحمد اللہ اب ایک ایٹمی طاقت ہے دوسرے کشمیر کے مسئلے میں پوری امت متحد و متفق ہے۔ تیسرے ہمارے چیف ایگزیکٹو جو افواج پاکستان کے کمانڈر انچیف بھی ہیں' متعدد بار بڑی جرءت سے دنیا پر یہ بات واضح کر چکے ہیں کہ "جہاد" اور "دہشت گردی" میں فرق ہے۔ کشمیری عوام جو اپنی ہی مقبوضہ اور سرزمین پر اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں یہ دہشت گردی نہیں بلکہ جہاد ہے جو ایک اسلامی فریضہ ہے۔ چوتھے کشمیری مجاہدین در حقیقت "تکمیل پاکستان" کی جنگ لڑ رہے ہیں تو اب حکومت پاکستان کو مسئلہ کشمیر میں کھل کر سامنے آجانا چاہیئے۔ جنرل صاحب کے بقول جب کشمیر میں جہاد ہو رہا ہے تو عقلاً و نقلاً جہاد شخصی کی بجائے حکومتی' ریاستی اور قومی سطح پر زیادہ ضروری ہے۔ پاکستانی افواج کا تو ماشاء اللہ ماٹو ہی "ایمان' تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ" ہے۔

یہ دور کی اور قرون اولیٰ کی بات نہیں بلکہ کل کی اور ہمارے سامنے کی بات ہے کہ افغان مجاہدین نے محض جذبہ جہاد سے ہی روس جیسی سپر طاقت کو افغانستان سے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ اوپر عرض کیا جا چکا ہے کہ اقوام عالم بشمول اسلامی ممالک' مریکہ اور انسانی حقوق کا ڈھنڈورا پیٹنے والی عالمی تنظیمیں اتنی بے حس ہو چکی اور ان کا ضمیر اتنا مردہ ہو چکا ہے کہ وہ کشمیر میں ظلم و ستم' خونریزی اور قتل و غارت پر بھارت کی کھل کر زبانی مذمت کرنے کو بھی تیار نہیں چہ جائیکہ وہ اسے اس ظلم سے باز رکھنے کیلئے کوئی عملی اقدام کرے۔

لہذا ہمیں رب پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنا معاملہ خود اپنی قوت بازو' اسلام کے عطاکردہ نور ایمان اور جذبہ جہاد سے حل کرنا ہوگا۔ اور دنیا جانتی ہے کہ میدان جنگ میں نہ تعداد لڑتی ہے نہ ہتھیار' وہاں تو ایمان لڑتا ہے ۔

اے جذبہ دل جب میں چاہوں ہر چیز مقابل آجائے
منزل کی طرف دو گام بڑھوں اور منزل سامنے آجائے

مدیر مسئول